© rasailojaraid.com

مباحثہ ومکالمہ

مکاتیب

(۱)

بعد از سلام مسنون

میں شاید ان دنوں پچھلے دو تین سالوں کے الشریعہ کی ورق گردانی کی بات لکھ چکا ہوں۔ اسی ضمن میں نومبر ۲۰۱۱ء کے شمارہ میں محمد اظہار الحق صاحب کا مضمون پڑھنے میں آیا۔ دلچسپ نکلا۔ اظہار صاحب نے اس میں صفحہ ۴۷ پر سوال اٹھایا ہے کہ فلاں خط میں فلاں صاحب کے متعلق ایسے ایسے نا ملائم الفاظ کی بہتات ہے۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ ''اس کی اشاعت ایک دینی پرچہ میں کیوں ضروری تھی اور اس کے شائع نہ ہونے سے کون سی صحافتی اقدار مجروح ہو رہی تھیں۔'' مجھے یاد آیا کہ بارہا مجھے خیال ہوا کہ آپ کو اور مولانا کو لکھا جائے کہ آپ اپنے بارے یہ فراخ حوصلگی رکھتے ہیں تو رکھیں کہ مکاتیب نگار جو کچھ بھی مناسب نامناسب آپ کے بارے میں لکھیں، وہ آپ من وعن چھاپ دیں، لیکن دوسروں کے حق میں تو اس فراخی کا مجاز اپنے آپ کو نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ ایڈیٹر اگر ایسے امور میں بھی ایڈیٹنگ نہ کرے تو وہ ایڈیٹر کس معنی کا۔ الغرض یہ فرض جواب تک کوتاہی کی نذر رہا، اظہار الحق صاحب کی ''برکت'' سے آج ادا ہو جاتا ہے۔

[مولانا] عتیق الرحمٰن سنبھلی (لندن)

(۲)

عزیز گرامی محمد عمار خان ناصر سلمک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حافظ عبد الجبار سلفی صاحب نے راقم کی وضاحت پر پھر خامہ فرسائی کرنی ضروری سمجھی ہے، حالانکہ ان کے اصل مضمون میں جو دو غلطیاں یا غلط فہمیاں تھیں، راقم نے ان کی بابت حقیقت واقعی کی وضاحت کی تھی جس میں بحث وتکرار کی قطعاً ضرورت نہیں تھی، لیکن ذہنی جمود مخالف کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں مانع بن جاتا ہے۔ یہی حادثہ ان کے ساتھ بھی پیش آیا ہے۔

راقم نے عرض کیا تھا کہ عدم تقلید کو گمراہی قرار دینا یکسر غلط ہے۔ اس فتوائے گمراہی کی زد میں صرف اہل حدیث ہی نہیں آتے، بلکہ خیر القرون کے صحابہ وتابعین بھی اس کی زد میں آ جاتے ہیں۔ ان کا جو طرز عمل تھا، اہل حدیث کا طرز فکر وعمل اسی کے مطابق ہے اور اسلاف کا یہی منہج، منہج حق ہے۔ اصل گمراہی منہج سلف سے انحراف ہے۔ اس کی بابت موصوف نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی اور راقم نے صحابہ وتابعین کے طرز عمل کی جو وضاحت کی تھی اور قرآن کریم کی

© rasailojaraid.com